Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۱۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: ۲۴ رجب ۱۴۱۳ھ - ۱۸ صلح ۱۳۷۲ ہش - ۱۸ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۵

## کامیابیوں کے ساتھ تکالیف میں بھی لذت ہوتی ہے

کامیابیوں اور فتوحات کے ساتھ جو غم اور تکالیف ہوتی ہیں۔ ان میں بھی لذت ہوتی ہے۔ اور وہ قوم جو خدا کی ہو جاتی ہے وہ غموں میں بھی مبتلا ہوتی ہے بلکہ دوسروں سے زیادہ مبتلا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی ذمہ داریاں بہت ہوتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اسے بہت بڑی خوشی اور فرحت بھی ہوتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دیگا۔"

ملفوظات جلد پنجم ص ۴۸۷

## اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دلوں کے اطمینان کا سرچشمہ ہے

اقتباس از افتتاحی خطاب فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث

"میں اپنے دوستوں کو ۱۹۷۴ء کے واقعات بتاتا تھا اور ان سے کہتا تھا کہ دیکھو ہم خالی ہاتھ آئے تھے لیکن ہمارا گھر پھر خدا تعالیٰ نے بھر دیا۔ ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں کے بھی کھیت ہیں مگر ہمارے کھیت میں مثلاً مونجی ہے وہ جتنی ہماری ہوتی ہے اس سے آدھی بھی دوسروں کی نہیں ہوتی۔ اب یہ تو میرا کام نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہم اس پر (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) پڑھتے ہیں۔ جب اس نے لینا ہوتا ہے تب بھی (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) پڑھتے ہیں۔ جب وہ دیتا ہے تب بھی (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) پڑھتے ہیں۔ ہمارا کیا ہے۔ سب کچھ اسی کا ہے۔ ہر چیز اسی کی ہے۔ وہ جو مرضی کرے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ ہمیں ہر حال میں اپنا باوفا، راضی برضا اور راضی بقضا پائے گا۔

وہ ہر احمدی کو ایسا ہی پائے گا۔ مال لٹ جائیں۔ جانیں چلی جائیں۔ اور بظاہر تلخی کی زندگی ہو گی مگر پھر بھی نہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹیں چھینی جا سکتی ہیں نہ ہمارے دلوں کا اطمینان چھینا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹوں اور ہمارے دلوں کے اطمینان کا منبع اور سرچشمہ کوئی دنیوی طاقت اور ایجنسی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس وقت ہم دنیا سے تنگ آ کر اپنے خدا کی طرف رجوع کرتے اور عاجزانہ اس کے دامن کو پکڑ کر اس سے کہتے ہیں کہ اے خدا! دنیا نے ہمیں چھوڑ دیا پر تو ہمیں نہ دھتکارنا۔ ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ہمیں اپنے سے علیحدہ نہ کرنا۔ ہماری اس عاجزانہ پکار پر وہ بڑے پیار سے تسلی دلاتا ہے۔ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہزارہا آدمیوں کو اس نے ان دنوں میں تسلیاں دلائیں اور اتنے پیار سے دلائیں کہ انسان کو حیرت ہوتی ہے۔ بے وقوف ہے وہ انسانی گروہ جو یہ کہتا ہے کہ خدا تو اتنی عظیم ہستی ہے وہ بھلا عاجز بندوں سے ذاتی تعلق کیسے رکھ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندہ سے یقیناً ذاتی تعلق رکھتا ہے کیونکہ یہ ہماری زندگی کا مشاہدہ ہے۔"

(خطاب فرمودہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۴ء)

### اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے:۔

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔"

اس مقصد کے لئے جلد از جلد بصد اخلاص پوری استطاعت کے مطابق اپنی مالی قربانی کا وعدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

### درخواست دعا

محترم مولانا محمد شریف صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور صاحب فراش۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

### ولادت

مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب نائب ناظر مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم منور احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی کو ۱۴ جنوری کو نیو جرسی امریکہ میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'مبرور احمد' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب آف لندن کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت اور عمر میں برکت بخشے اور اسے نیک لائق اور خادم سلسلہ بنائے۔

### نمایاں کامیابی

عزیزان نور اللہ شاری اور جنید منور پسران مکرم منور احمد صاحب آف کوئٹہ نے بالترتیب اپنی اپنی کلاسوں میں نہم کلاس اور دوئم کلاس میں پورے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح عزیزہ منصورہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب آف کوئٹہ نے بھی ہفتم کلاس میں پورے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۸۔ جنوری ۱۹۹۳ء

# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

۱۔ استقامت ہونی چاہیئے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی اُٹھے۔

۲۔ خدا یابی اور خدا شناسی کے لئے ضروری امر یہی ہے۔ کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے۔ زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیئے۔

۳۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا خیال رکھنا یہ بھی تو امرِ الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

۴۔ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے۔ اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ماپا جاتا ہے یہ ٹھیک نہیں۔

۵۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا کا فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیّت صحیح پیدا کرنی چاہیئے۔

۶۔ گناہ بھی ایک زہر ہے جو انسان کی رُوح کو ہلاک کرتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے۔ تو پھر بڑی دلیری اور جرأت سے گناہ کیوں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہت ہی کم لوگ آتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جانا ہے۔ جب تک انسان ایک موت اختیار نہیں کر لیتا اس راہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔

۸۔ لوگ تو اور باتوں کے لئے روتے ہیں مَیں کہتا ہوں اور باتوں کو چھوڑو۔ مجھے اس کا فکر ہو رہا ہے کہ خدا کی ہستی پر ان کو یقین نہیں رہا۔

۹۔ خدا تعالیٰ ہے اس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی اس کی ضرورت ہے اس لئے سچّا تعلق اسی کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ نجاتِ اَبدی اسی کے ساتھ وابستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی معرفت۔ محبّت۔ اور صدق، وفاداری کے تعلق پیدا کرنے سے ملتی ہے۔

۱۰۔ ضرورت ہے کہ اس کی قدرتوں کے عجائبات نظر آویں۔

خدا نظر نہیں آتا مگر وہ ہے تو سہی
یہ بات صرف ہمیں نے نہیں سبھی نے کہی
زبانِ قال پہ آئی کسی کی دل کی بات
زبانِ حال پہ لیکن ازل کے دن سے رہی
ــــــ الوالاقبال

○

پیار جتانے جو آ بیٹھے شہ رگ کے نزدیک
اسکو چھوڑ کے غیر کا ہونا نادانی کی بات

مٹی بھی زرخیز ملی ہے پانی بھی ہے وافر
بیج کے بدلے پتھر بونا نادانی کی بات

آوازیں دے آپ سمندر تو لہروں کا خوف
ساحل ساحل گھوم کے رونا نادانی کی بات

دل سو جائے آنکھیں جاگیں تو ہر سمت اندھیرا
جاگے دل آنکھوں کا سونا نادانی کی بات

پا نہ سکیں تو قلب و نظر کو دے لیں ہم تسکین
پا کر پھر غفلت میں کھونا نادانی کی بات

بیچ بھنور میں غرقابی تو ہے قسمت کا کھیل
اپنی کشتی آپ ڈبونا نادانی کی بات

نیند کے ماتوں کی محفل میں کیا کہنا کیا سُننا
پانی کا اس طرح بلونا نادانی کی بات

جینا اور بے مقصد جینا عقل کی ہے تذلیل
اور بے مقصد جان کا کھونا نادانی کی بات

تنہا تنہا رہنے سے بھی گھبراتا ہے دل
اور ہجوموں میں گُم ہونا نادانی کی بات

کوئی نسیم اِک لقمے کو بھی ترسے اور کُرلائے
کسی کی جیب میں چاندی سونا نادانی کی بات

نسیم سیفی

## اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دُعا کی درخواست

احباب تمام اسیران راہِ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# تلقین عمل

۲۹ جون ۱۹۲۳ء کو محلہ دار الفضل میں مغرب کی نماز کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اخلاق کے متعلق جو بات مدنظر رکھنی چاہیئے اور جو اعلیٰ خلق ہے اور دوسرے اخلاق پر حاوی ہے وہ دلیری اور جرأت ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ بچوں کو بہادر اور دلیر بنایا جائے۔ ماسٹر صاحب نے مثال بیان کی ہے کہ ڈھاب میں نہانے سے جب بچوں کو روکا جاتا تو ان کے والد مخالفت کرتے اور کہتے یہ تیرنا جانتے ہیں یہ نہیں ڈوبیں گے مگر وہ دوسروں کو تو ڈبو دیتے جو تیرنا نہیں جانتے۔ میرے نزدیک اگر بچے بے احتیاطی سے ڈوبتے ہیں تو ان کو بچانا چاہیئے لیکن اگر تیرنا سیکھتے ہوئے باوجود ممکن احتیاط کے ڈوبتے ہیں تو کیا حرج ہے۔ انگریزوں میں تیرنے کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کشتیاں دوڑنے کا مقابلہ کرتی ہیں اور بعض اوقات ٹوٹتی اور ڈوبتی ہیں۔ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں لیکن یہ نہیں کہ آئندہ کبھی یہ مقابلہ چھوڑ دیں۔ پھر جاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں۔ جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ بچہ کا دلیری اور جرأت کا کام کرتے ہوئے مر جانا اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے نکما بن کر زندہ رہنے کے اس وقت تک اصلی جرأت اور دلیری بچوں میں پیدا نہیں کی جا سکتی۔ مگر بڑی خرابی یہ ہے کہ ماں باپ خود بچوں کو نکما اور بزدل بناتے ہیں۔ ذرا اندھیرا ہو تو کہتے ہیں باہر نہ جانا۔ ذرا کوئی مشقت کا کام کرنے لگے تو روک دیتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ چھوٹی موئی بنا رہے اور اس طرح کسی کام کے نہیں رہتے۔ ماں باپ کا تو یہ کام ہونا چاہیئے کہ جان بوجھ کر بچوں کو اندھیرے میں بھیجیں اور ہر طرح جرأت اور دلیری سکھائیں۔

وہ بچے جو تیرنا نہیں جانتے ان کو اکیلے پانی میں نہیں جانا چاہیئے۔ مگر تیرنے والے ان کو اپنے ساتھ لے جائیں اور تیرنا سکھائیں۔ یہ نہایت ضروری ہنر ہے۔ اس لئے ضرور سکھانا چاہیئے اور اپنے بزرگوں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ حضرت اسماعیل شہید کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک جگہ گئے اور سنا کہ ایک سکھ ہے جو بہت تیرتا ہے اور کوئی مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر انہوں نے تیرنا شروع کر دیا اور آخر اس سے بڑھ گئے۔ تو ہر کام میں صاحب ایمان کو دوسروں کا مقابلہ کرنا چاہیئے بشرطیکہ وہ شریفانہ ہنر ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی مسلمان کسی ملاکو سے بڑھ کر ہو جائے یا کسی چور سے بڑھ جائے۔ بلکہ یہ کہ مثلاً کشتی لڑنا۔ سواری کرنا۔ تیرنا وغیرہ جسمانی طاقت کے کاموں میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پس احمدی بچوں میں قوت اور بہادری پیدا کرنی چاہیئے۔ انگریزوں میں یہاں تک احتیاط کی جاتی ہے کہ فٹ بال کھیلتے ہوئے یا کسی اور کھیل میں اگر کسی لڑکے کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے تو بھی کھیل بند نہیں کریں گے۔ اس کو کھیل کے میدان سے اٹھا کر علیحدہ لے جائیں گے اور کھیل برابر جاری رہے گی۔ کیونکہ کھیل بند کرنے سے لڑکوں پر برا اثر پڑتا ہے اور ان کے دلوں میں خوف اور بزدلی پیدا ہوتی ہے اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ انگریزوں کی چھوٹی سی قوم دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں اگر کسی کو کھیل میں معمولی سی چوٹ آ جائے تو آئندہ کھیل کو بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو تیرنا بہت اچھا ہنر ہے ہاں اس ڈھاب کا پانی اس قدر خراب ہے کہ اس میں بچوں کا تیرنا ان کی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے اور ایسے دنوں میں انہیں تیرنا سکھائیں جبکہ پانی صاف ہو۔ مجھے یاد ہے جب بچپن میں مجھے تیرنا نہیں آتا تھا تو دوسروں کو دیکھ کر میرے دل پر بہت برا اثر پڑتا تھا کہ کیوں نہیں آتا۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں تیرنے والوں کے سپرد کر دیا کہ تیرنا سکھائیں۔ تو بچوں کو تیرنا ضرور سکھانا چاہیئے۔

**بقیہ: صفحہ ۴**

میں بھی قطب شمالی پر بھی اور قطب جنوبی پہ بھی سنائی دے رہی ہے۔ یہ ایک ایسا کرشمہ ہے جو شاید پہلے کبھی چشم فلک نے نہیں دیکھا۔ آج یہ آواز وقت کو اپنی گرفت میں لئے ساری دنیا پہ چھا رہی ہے۔ یہ آغاز ہے ایک نئے دور کا جو، اللہ نے چاہا، تو دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دے گا۔

شذرات

# ماحولیات کی بہتری

جرمنی کے وزیر ماحولیات پروفیسر ڈاکٹر کلاس ٹوفر TOEFER جو جرمنی کے وزیر ماحولیات ہیں نے پاکستانی وزیر ماحولیات انور سیف اللہ کے ساتھ مل کر ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ جرمنی پاکستان میں ماحولیاتی بہبود کے لئے ۱۵۰ ملین جرمن مارک خرچ کرے گا۔ جرمن وزیر نے مزید کہا کہ وہ اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں ان کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نواز شریف اور ماحولیات کے وزیر انور سیف اللہ کو ایک گھنٹہ بھر کی میٹنگ میں اس بات کا یقین دلایا کہ دونوں ملک مل جل کر ماحولیات کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں جرمنی پاکستان کی ہر طرح مدد کرے گا جس کی پاکستان کو ضرورت ہو اور جو جرمنی فی الحقیقت کر سکتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ملک ایسی رقوم دینے میں سرفہرست ہے جن سے ٹیکنیکی امور کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ پاکستان جرمنی کا ممنون ہے کہ وہ ہر موقعہ پر اس کی مدد کے لئے قدم آگے بڑھاتا ہے جرمن وزیر نے وزیر ماحولیات پاکستان سے ماحولیات کے متعلق کھل کر بات کی اور گہرائی میں جا کر یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کن کن وجوہات سے ماحولیات پر یہاں برا اثر پڑتا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ جنگلات کے کاٹنے سے اور گندی نالیوں کے پانی سے جو فیکٹریوں اور ملوں سے نکلتا ہے ماحولیات پر اثر پڑتا ہے۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستان کو شمسی توانائی کی ضرورت ہے اور اسی طرح ہوائی پن چکیوں کی بھی۔ البتہ جرمن وزیر نے بعض باتوں کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جتنی کہ توقع تھی۔

## ہانگ کانگ

۱۹۹۷ء میں ہانگ کانگ برطانیہ کے ہاتھوں سے نکل کر چین کے پاس چلا جائے گا۔ اس سلسلے میں معاہدہ تو طے پا چکا ہے اور برطانیہ یہ کوشش بھی کر رہا ہے کہ اس سے پہلے اپنی فوج اور دیگر افراد کو جو وہاں حکومت کی طرف سے کسی کام پر فائز ہیں کم کر دیا جائے۔ چنانچہ اب وہاں صرف ۲۰۰۰ برطانوی رہ گئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر فوجی ہیں۔ اگرچہ کچھ بحری اور ہوائی فوج سے بھی تعلق رکھتے ہیں چین نے ہانگ کانگ میں جن اصلاحات کے لاگو کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ برطانیہ کو ناپسند ہیں۔ اور چین کو اس بات پر اصرار ہے کہ وہ یہ اصلاحات لاگو کرے گا۔ اب عنقریب چین اور برطانیہ کے وزیر خارجہ کی ایک میٹنگ ہونے والی ہے جس میں ان اختلافات کے حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ اختلاف خاصی شدت اختیار کر گئے ہیں لیکن چونکہ برطانیہ کو بہر حال ۱۹۹۷ء میں ہانگ کانگ چھوڑ دینا ہے اس لئے چین کو اپنی پالیسیاں لاگو کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ یہاں کے طرز حکومت کے متعلق بھی کچھ تھوڑا سا مناقشہ چل نکلا ہے۔ چین تو اسے اپنی ہی طرح کا دستور دینا چاہے گا۔ لیکن برطانیہ کی خواہش ہے کہ اسے باقاعدہ انتخاب کے ذریعے اکثریتی پارٹی کو اقتدار میں آنا چاہیئے اگرچہ وہاں کے گورنر نے ایک بیان دیتے ہوئے ان اختلافات کو کم کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ دونوں آپس میں ان اختلافات پر غور و فکر کر کے انہیں کم کر سکتے ہیں۔ لیکن سرکاری حکام کا یہ خیال ہے کہ ایسا کرنا کوئی آسان بات نہیں۔

شعبہ امداد طلبہ صدر انجمن احمدیہ کے مشروط بامداد شعبہ کے طور پر کام کر رہا ہے جو متعدد یتیم، نادار اور مستحق طلبہ کی مالی نگہداشت کر رہا ہے اور ایسے بیسیوں طلبہ اس شعبہ کی مالی معاونت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب سے مالی اعانت کی درخواست ہے۔ یہ رقوم براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اسیطرح رقوم شعبہ امداد طلبہ نظارت تعلیم میں بھی جمع کروا کے رسید حاصل کی جا سکتی ہے۔

(نگران امداد طلبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

# کوچہ ہائے قادیان

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

قادیان ۔ ایک چھوٹی سی گمنام سی بستی جو آج سے سو سال قبل مرکز توجہ بننا شروع ہوئی۔ جس کی مقناطیسیت نے بڑوں اور چھوٹوں۔ سبھی کو اپنی طرف کھینچا۔ کچھ ایسے تھے جو اس کی ماہیت کو نہ پا سکے مگر کچھ ایسے مسحور ہوئے کہ پھر وہ وہیں کے ہو کے رہ گئے۔ ایک عظیم وجود جو مرکز توجہ تھا ان کی شخصیت میں ایسی کشش تھی۔ بات میں اتنی سچائی تھی انداز میں ایسا سحر تھا کہ سبھی متاثر ہوئے۔ کچھ مسرور ہوئے اور بہت سے ایسے تھے جو مسحور ہوئے اور ایسے کہ ہمیشہ کے لئے اس دامن سے وابستہ ہو گئے۔ آج وہ چھوٹا سا قصبہ۔ وہ معزز مقام پھر مرجع خلائق ہے۔ پھر لوگ جوق در جوق پہنچ رہے ہیں۔ آج پھر جلسہ قادیان سے نہ صرف اہالیان قادیان اور شہر کا جلسہ مسرور ہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی ایک انوکھے انداز سے۔ ایک نرالے طریق سے اس کی رونقوں اور برکتوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ آج پھر پچھلے سال کی طرح بینر لہرا رہے ہیں۔ قمقمے جگمگا رہے ہیں۔ خیمے اور بیرکیں بھر رہی ہیں۔ شرق سے بھی اور غرب سے بھی فدائیان پہنچ رہے ہیں۔ گورے بھی نظر آتے ہیں اور کالے بھی، مگر یہ راقم محض چشم تصور سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ پرانی یادیں امڈی چلی آرہی ہیں۔ حسین و خوشکن یادیں۔ گذرے ہوئے نظارے، سہانے اور دلفریب بیتے ہوئے لمحے نایاب و ناقابل فراموش۔ ماضی کے ورق الٹنے شروع ہوئے۔ یادیں دست بستہ کھڑی ہو گئیں۔ ہر ایک خواہشمند ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے۔ ہر ایک متمنی ہے کہ اس کا ذکر دہرایا جائے۔ یادوں کا جھرمٹ ہے اور جی بھی چاہتا ہے کہ نقاب اٹھاؤں اور ان کا رخ زیبا پیش کروں مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں محض ماضی میں بسنے والا انسان نہ قرار دیا جاؤں۔ اس لئے اے حسین نظارو! اے پیاری یادو! تم سے معذرت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہوں گا مگر اس معذرت کے باوجود چند یادیں بضد ہیں کہ ان کو اس قرطاس ابیض پہ پیش کیا جائے۔ اس لئے مجبوراً انہیں دہرانا پڑ رہا ہے۔

قادیان کا پہلا صد سالہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بستر لپیٹے جا رہے ہیں، سامان اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ سواریوں کی تلاش ہے۔ نظریں گھوڑا گاڑی اور گدھا گاڑی کی متلاشی ہیں۔ آج گدھے بھی اہم ہیں۔ بہر حال تلاش و انتظار کے بعد ایک گھوڑا گاڑی مل ہی گئی۔ سامان تو اوپر رکھ لیا مگر اس کے ساتھ بھاگتے ہوئے جانا تو ممکن نہیں۔ سو باوجودیکہ اہلیہ معترض ہوئیں کہ کیسی بے ڈھنگی سواری ہے جس پر بیٹھنے کو کہہ رہے ہو۔ وہ ہچکچائیں مگر اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر بر سر سامان بٹھا دی گئیں۔ ایک لڑھکتے ہوئے بستر پہ ہمیں بھی جگہ مل گئی۔ ابھی بیوی اس ہمالیہ سے اترنے کی ترکیب سوچ ہی رہی تھیں کہ جلد جلد قریب آتا ہوا ایک قافلہ نظر پڑا۔ یہ وہی کاروان محبت تھا جو قادیان میں محبتیں اور شفقتیں بکھیرتا پیار بانٹتا۔ اشتیاق دید سے ترسی ہوئی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا۔ محبوب سالار کارواں کی قیادت میں ادھر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آج یہ سالار کارواں۔ یہ محبوب امام رخصت ہونے والے دوستوں کو اپنے متبسم لبوں سے سلام رخصت کہتے تشریف لا رہے ہیں۔ میری اہلیہ نے ایک نظر اس تیزی سے قریب آتے ہوئے کاروان محبت کی طرف ڈالی۔ لڑھکتا ہوا بستہ ڈگمگانے لگا۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ انہوں نے دھم سے چھلانگ لگا دی۔ اتنے میں حضور بالکل ہمارے سامنے پہنچ گئے حضور نے ایک نگاہ محبت ڈالی۔ جواب ملتجی نگاہوں نے دیا۔ حضور رک گئے متبسم لبوں سے پھول جھڑنے لگے۔ بڑی محبت سے حال پوچھا۔ دعا کی درخواست کو قبولیت ملی۔ فی امان اللہ کا تحفہ عطا ہوا ہم دونوں کے سروں پہ شفقت کا ہاتھ رکھ کے اپنی عنایتوں سے نوازتے ہوئے ہمیں ایسی کیف و مستی کی کیفیت دے گئے کہ اس کا سرور آج بھی محسوس ہو رہا ہے۔

ایک اور نظارہ جو راقم تو نہ دیکھ سکا لیکن حضور سے سننے کے بعد ذہن پہ ایسا نقش ہو گیا گویا میری آنکھوں نے دیکھا ہو۔ ایک سردار صاحب ایک چھوٹے سے معصوم بچے کو اٹھائے کھڑے ہیں۔ بچہ سو رہا ہے، باپ کے کندھے پہ سر ٹکائے۔ مگر اس معصوم چہرے پہ چند شکنیں، پریشانی کی غماض۔ رخسار پہ ڈھلکے ہوئے آنسو، اندرونی کرب کے آئینہ دار، بھلا اس معصوم بچے کو کیا پریشانی ہو سکتی ہے؟ یہ سردار صاحب یہاں بیت کے باہر کیوں کھڑے ہیں؟ بچے کو بھی ساتھ کیوں لائے ہیں؟ یہ ایک بڑی ہی پیاری داستان ہے۔ وہ چھوٹا سا معصوم بچہ جسے نہ مذاہب کی پہچان، نہ عقائد سے واقفیت۔ وہ تو صرف ایک زبان سمجھتا ہے۔ محبت کی زبان۔ پیار کی زبان۔ اسے اس پیارے امام سے۔ اس محبوب ہستی سے دو تین روز اتنا پیار ملا کہ جب ایک روز وہ ان مسکراتی ہوئی آنکھوں کو اور محبت نچھاور کرنے والے لبوں کی عنایات سے محروم ہوا تو وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ بے قرار ہو گیا۔ نڈھال ہو گیا۔ اس ننھے سے معصوم بچے کو ایسی محبوب ہستی سے ایک روز کی جدائی بھی شاق گذری۔ شاید اس کے اندر سے صدا آئی۔ یہ تو پروانے کا کام ہے کہ شمع کی تلاش کرے اور اس کا طواف کرے۔ سو اس نے اپنے والد ماجد کو مجبور کیا کہ وہ حضرت امام تک پہنچیں تا وہ ایک نظر، ایک بھرپور نظر اس منور و متبسم چہرے پہ ڈال سکے۔ یہ محبت تھی جو اسے کھینچ لائی۔ اور کس کی محبت؟ اس وجود کی جو سراپا محبت ہے۔ شفقت ہے۔ پیار ہے۔

ایک اور نظارہ جو ذہن پر ایسا نقش ہے کہ کبھی بھول نہ سکے۔ ایسی کیفیت جو ہمیشہ سرشار کئے رہے۔ وہ نظارہ قادیان میں نماز تہجد ادا کرنے کا ہے۔ صبح کے ساڑھے تین۔ چار بجے سب بیرکوں۔ خیموں۔ برآمدوں، کمین گاہوں میں بیداری کی لہر دوڑ جاتی۔ ہر آنکھ وا ہو جاتی، ہر لب پہ دعائیں ہوتیں ایک بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی۔ ہر قدم تیز قدم۔ بیت اقصیٰ کی طرف اٹھتا ایک گیٹ سے گذر کے نمازی ان تنگ مگر روشن گلیوں میں داخل ہو جاتے جہاں کبھی ان پیارے امام (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے قدم پڑے تھے۔ آج پھر اس شمع کے پروانوں کو اس دیار محبوب کے دیوانوں کو انہی نقش ہائے قدم پہ چلنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ یہ کتنی بڑی خوش بختی ہے۔ کتنی خوش نصیبی ہے سب کی منزل بیت اقصیٰ ہے۔

چلئے ہم ان اللہ کے پیاروں کی نماز میں مخل نہ ہوں۔ انہیں یکسوئی سے خالق و مالک سے راز و نیاز کی باتیں کر لینے دیں۔ آئیے ہم ماضی میں کچھ سال پیچھے چلے جائیں۔ اور اس بیت اقصیٰ جس کی جانب سب بھاگے چلے آرہے ہیں، کی کہانی تو معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

ایک مغل خاندان۔ ہجرت کر کے قادیان کے علاقہ میں پہنچتا ہے۔ ایک ریاست قائم کرتا ہے جس میں ۸۵ گاؤں شامل ہیں۔ حالات بدلتے ہیں اور ریاست تقریباً چھن جاتی ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں ریاست کا صدر مقام، قادیان اور نواحی پانچ گاؤں واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب (والد ماجد حضرت بانی سلسلہ) کو ان کی بازیابی کے لئے عدالتوں میں بھی حاضر ہونا پڑتا ہے اور مقدمہ بازی کے جھنجھٹوں میں بھی الجھنا پڑتا ہے۔ آخر مطلع صاف ہوتا ہے تو وہ اپنے سامنے ایک عظیم مقصد رکھ کر تگ و دو شروع کر دیتے ہیں۔ قادیان کے عین وسط میں ایک خانہ خدا بننا چاہیئے کار داران کی حویلی نیلام ہو رہی ہے۔ اس سے مناسب جگہ بیت کے لئے نہیں ہو سکتی۔ مگر مخالفین شرارت پہ تلے ہوئے ہیں وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے نیک ارادوں کی تعبیر نہ پا سکیں۔ ایک عظیم مقصد کو حاصل نہ کر سکیں، کوڑیوں میں بک جانے والی زمین انتہائی قیمتی قرار دی جاتی ہے۔ مگر خدا کے شیر یہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ اگر ساری جائداد بھی فروخت کرنی پڑے تو بھی بیت کے لئے زمین لے کر رہیں گے۔ آخر ان سب رکاوٹوں کے باوجود اپنے عزم کو حقیقت کی شکل دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک شاندار بیت تعمیر کی جاتی ہے۔ "آخر یہ بیت کس لئے بنائی جا رہی ہے، یہاں کون عبادت کرنے آئے گا۔ یہاں تو چمگادڑیں ہی رہا کریں گی۔" مگر ان کوتاہ بینوں کو کیا معلوم تھا کہ اس بیت سے ایک مینارہ ابھرے گا جس سے ایک ایسا نور نکلے گا۔ جو ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ مینار وجود میں آیا اور نور جھلکنے لگا۔ پھیلنے لگا۔ اور آخر دنیا کے کونوں تک پہنچ گیا۔

جلسہ تو اس بار بھی ہو رہا ہے مگر وہ پچھلے سال والی رونق کہاں وہ مجسم محبت و شفقت وجود اس بار جلسہ میں شامل نہیں مگر پھر بھی موجود ہے۔ پانچ ہزار میل دور سے جلسہ قادیان کے سامعین سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ فضائیں۔ ہوائیں۔ برقی لہریں خدمت پہ مامور۔ حکمت و دانش کا یہ بے بہا تحفہ اٹھائے ہوئے قادیان کی سرزمین تک پہنچ رہی ہیں۔ مگر یہ تحفہ تو ایسا ہے جس کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچنا چاہیئے۔ یہ نفرتوں۔ عصبیتوں۔ تنگ نظریوں کے ختم کرنے کا پیغام ہے۔ یہی ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا کے ایک روشن مستقبل کی نوید بن سکتا ہے۔ اسے قریہ قریہ۔ شہر۔ شہر دنیا کے دور دراز کونوں تک پہنچنا چاہیئے۔ اور برقی لہریں یہ خدمت انجام دے رہی ہیں۔ مواصلاتی سیارے یہ فرض پورا کر رہے ہیں۔ نفرتیں مٹ رہی ہیں۔ فاصلے سمٹ رہے ہیں۔ یہ ایک طلسماتی لمحہ ہے۔ ایک انوکھی بات۔ ایک انہونی بات وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ وقت جو ہر شئے کو جکڑے ہوئے ہے وہ بھی آج عاجز معلوم دے رہا ہے۔ یہ آواز وقت کی قید سے آزاد۔ کہیں صبح کے دس بجے کہیں رات کے دو بجے کہیں سہ پہر کے تین بجے۔ شرق میں بھی غرب

باقی ص ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ــــــ نون سین

# سیدہ عابدہ حسین

سیدہ عابدہ حسین سفیر پاکستان برائے امریکہ سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے جھنگ کی ایک مذہبی پارٹی یعنی ایک ایسی پارٹی جس کا مرکز جھنگ ہے سے خوفزدہ ہو کر جھنگ چھوڑا ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو وہ مستقبل کے متعلق کیا سوچ رہی ہیں۔ سیدہ عابدہ حسین نے کہا کہ میں نے گذشتہ بیس سال سیاسی کارکن کے طور پر گذارے ہیں اور میں سیاست کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ میں آئندہ ہونے والے انتخابات میں حصہ لینے کا پروگرام بنا رہی ہوں جہاں تک دھمکیوں اور خوف کا تعلق ہے جھنگ میری زندگی کا حصہ ہے اور میں جھنگ کا ایک حصہ ہوں۔ میری چودہ نسلیں جھنگ میں قیام پذیر رہی ہیں۔ اور میں اپنے آباؤ اجداد پر انتہائی طور پر فخر کرتی ہوں۔ آپ گپ شپ نہ سنئے کہ میں کسی فرد یا کسی گروہ سے ڈرتی ہوں اور اس لئے میں نے ملک کو چھوڑا ہے (یعنی میں امریکہ بطور سفیر گئی ہوں) یہ میرا دستوری حق ہے کہ میں جھنگ کی بہبود اور ترقی کے ساتھ ساتھ جھنگ میں رہوں اور جھنگ سے اپنا تعلق قائم رکھوں اور جھنگ میں ہونے والے واقعات جن کا تعلق ترقی و بہبود سے ہے میں حصہ لوں۔ اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھ سے میرا یہ حق چھین سکے۔ میں میاں نواز شریف کی ممنون ہوں کہ باوجود اس کے کہ میں گذشتہ انتخابات میں ہار گئی تھی انہوں نے مجھے باہر بھیجنے کا (بطور سفیر) فیصلہ کیا۔

ان سے پوچھا گیا کہ ان کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ حزب اختلاف اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان کی حکومت یعنی آپ کی حکومت خارجہ پالیسی بنانے میں اور اس پر مؤثر طریق پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس سوال کے جواب میں عابدہ حسین نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی نہایت کامیاب ہے اور جو شخص بھی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ناکام ہے وہ حمقاء کی جنت میں رہ رہا ہے۔ پاکستان نے اپنے خارجی تعلقات بہت زیادہ مستحکم کر لئے ہیں۔ اگر میں غلط نہیں ہوں تو میں یہ کہوں گی کہ پاکستان نے دیگر ممالک سے تعلقات خارجی محاذ پر اس دور میں سب سے زیادہ بہتر بنائے ہیں۔ اپنے اقتصادی حالات سے بھی زیادہ بہتر بنائے ہیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ وہ پاکستان اور امریکہ کے آپس کے تعلقات کے متعلق کیا سمجھتی ہیں (یعنی نئی ڈیموکریٹک حکومت)۔ عابدہ حسین نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات ایک دوسرے کا لحاظ رکھنے کی بنیاد پر قائم ہیں۔ ہم امریکہ کے ساتھ دوستی چاہتے ہیں اور امریکہ بھی یہی چاہتا ہے۔ ہمارے امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور ہم نے گذشتہ ایام میں بھی ان سے جو تعلقات رکھے ہیں امریکہ کو ان کا لحاظ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ تعلقات جاری رہیں البتہ یہ کہنا درست ہے کہ بعض مسائل ایسے ہیں جن میں ہم آہنگی ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی۔ اور سب سے زیادہ مسئلہ جوہری توانائی کا ہے۔ اگرچہ بنیادی طور پر ہمارے اور امریکہ کے ایک جیسے خیالات ہیں۔ ہم جوہری توانائی کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ جنوبی ایشیا کو اس سے بالکل پاک رکھا جائے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ ہم حدود سے آگے بڑھ جائیں اگرچہ اس طرح ہم اپنے قومی دفاع کا بھی خیال نہ رکھ سکیں۔ لیکن ہم خودکشی کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہمارا سب سے بڑا مقصد اپنی حفاظت ہے اور جب تک ہم اپنی حفاظت کے انتظامات نہیں کر لیتے ہم خودکشی کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ہم نئے صدر کلنٹن کے ساتھ اس سلسلے میں مثبت گفت و شنید کرنا چاہیں گے۔

پھر ان سے پوچھا گیا کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ اس مسئلے کا کوئی حل دریافت کر لیا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں ہرگز مایوس نہیں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ امریکہ کوئی ایسی بات نہیں کرے گا جسے ناانصافی کہا جا سکے۔ تجارت ایک الگ مسئلہ ہے ہم آزادانہ تجارت چاہتے ہیں اور کوٹہ سسٹم ہمارے مفاد میں نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے کپڑے کی صنعت کے سلسلے میں کوٹہ مقرر کیا ہوا ہے۔ ایک اور مسئلہ انسانی حقوق کا ہے اس کے بعد ان سے کشمیر کے متعلق اور منشیات کے متعلق اور ایسے ہی کئی سوالات پوچھے گئے ان سوالات کے جوابات کے دوران انہوں نے کہا کہ میں اس بات کے خلاف ہوں کہ اسمبلیوں میں خواتین کے لئے سیٹیں رکھی جائیں۔ انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب ایران اور عراق پاکستان کے مولویوں کو بڑی بڑی رقوم دیتے ہیں تا کہ شیعہ سنی مسئلہ قائم رہے اور امت کو تقسیم کئے رکھا جائے۔ اور وہ ممالک جن کے پاس تیل ہے اور جن کے پاس تیل نہیں ہے ان میں بھی تفریق پیدا کی جائے۔ لیکن ہماری حکومتیں کیوں ان ممالک کو اجازت دیتی ہیں کہ وہ پاکستان میں مولویوں کو بڑی بڑی رقوم بھیجنے دیں [یہ انٹرویو ویک انڈ پوسٹ کے سعید منہاس نے لیا۔ اور ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا]

## گوہر ایوب ایران میں

قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان ایران کے دورے پر گئے تو صدر ہاشمی رفسنجانی نے ۳ جنوری کو انہیں ملاقات کا موقع دیا اور ان کے وفد کے دیگر ساتھیوں سے بھی ملاقات کی گوہر ایوب کا یہ دورہ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر کی دعوت پر کیا گیا۔

گوہر ایوب اور ہاشمی رفسنجانی کی میٹنگ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی جس میں دونوں ممالک کے حالات اور اسی طرح عالمی حالات بھی زیر بحث آئے۔ صدر ہاشمی رفسنجانی نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی مشن کے ساتھ گفت و شنید آپس کے تعلقات کو مزید بہتر اور مستحکم بنا دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام وہ باتیں جو پاکستانی سپیکر نے کی ہیں۔ ان کے متعلق ایران کا بھی بالکل وہی موقف ہے جو ان کا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے خیالات اور جذبات ایک جیسے ہیں

ہاشمی رفسنجانی نے کہا کہ جب وہ پاکستان میں تھے تو انہیں ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ گویا ایران میں ہی ہیں۔ ہاشمی رفسنجانی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں ملکوں کو آپس میں مل کر مسلمانوں کے مسائل حل کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کشمیر افغانستان، فلسطین اور بوسنیا ہرزے گووینا کا ذکر کیا۔

## چین / پاکستان

ایک سات رکنی چینی وفد نے جس کے سربراہ پیپلز کانگریس جیانگ سو صوبہ کی سٹینڈنگ کمیٹی آف پیپلز کے وائس چیئرمین نے پی اینڈ ڈی بورڈ ڈاکٹر محمد عارف سے ملاقات کی اور طرفین نے اپنے اپنے وسائل اور مسائل کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر محمد عارف نے اس وفد کو پنجاب کی اقتصادیات سے آگاہ کیا اور دونوں کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کئی شعبوں کے متعلق گفتگو کی۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں صنعت کاری کا پروگرام لوگوں کو پیشے سکھانے اور ٹیکنیکی میدان میں فروغ حاصل کرنے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں زمینی پیداوار کو بڑھانے اور کاٹیج انڈسٹری قائم کرنے کا بھی ذکر آیا۔ چیئرمین صاحب نے ہائیڈروالیکٹرک کے امکانات کا بھی جائزہ لیا۔ ایک اور بات جس کے متعلق مشورے کئے گئے وہ ضائع ہونے والے پانی کو بہتر طریق پر استعمال کرنے کے متعلق ہے۔ چینی وفد کے چیئرمین نے کہا کہ چین اور پاکستان دونوں ایک ہی جیسے سماجی اقتصادی ترقی کے تجربات سے گزرے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں بہتر طریق پر ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں۔ انہوں نے چھوٹے پیمانے پر صنعت کاری کا دیہات میں پھیلانا بہت ضروری سمجھا۔ زراعت کی اہمیت تو بہر حال دونوں ملکوں پر واضح ہے۔ چنانچہ وفد کے سربراہ نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا کہ زراعت کے معاملات میں دونوں ملکوں کو آپس میں تعاون کرنا چاہیئے۔

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کس نے کیا کہا

انگلستان سے وہاں کے ایک روزنامہ انڈی پنڈنٹ کا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۲ء ایک تراشہ ملا ہے۔ اس تراشے کو یہاں پہنچنے تک اتنا وقت تو نہیں لگنا چاہیئے تھا کیونکہ اس میں قیامت کا بھی ذکر ہے اور قیامت کا ذکر ہو تو ہر شخص چاہے گا کہ فوری طور پر اسے اطلاع ملے لیکن بہرحال تراشہ مل گیا ہے تو یہی کافی ہے اس میں جنوبی کوریا کے ایک پادری کا ذکر ہے جس کا نام لی جنگ لم ہے اور جس کے چرچ کو ڈامی چرچ کہتے ہیں اس پادری نے مشہور کر رکھا تھا کہ فلاں وقت قیامت آئے گی چنانچہ سیؤل سے ٹیری میکارتھی نے انڈی پنڈنٹ کو اس سلسلے میں جو تحریر کیا۔

"اگر آپ یہ مضمون پڑھ رہے ہیں تو یقین جانیئے گزشتہ رات دنیا کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اور آپ ہر قسم کے دوزخ سے بچائے گئے ہیں۔ یہاں اس نے کئی قسم کے دوزخوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہ دوزخ ہے جن کے متعلق جنوبی کوریا کے ایک فرقے (عیسائی) میں نہ ماننے والوں کے لئے پیشگوئی کر رکھی تھی اور کہا تھا کہ گذشتہ رات نصف شب کے قریب یہ واقعہ ہوگا۔ آپ کو شکر گزار ہونا چاہیئے۔

کوئی بیس ہزار جنوبی کوریا کے افراد یسوع مسیح کی آمد ثانی کا گذشتہ رات انتظار کر رہے تھے۔ بہت سے لوگوں نے اپنی نوکریاں چھوڑ دی تھیں۔ انہوں نے اپنے ساز و سامان بیچ لئے تھے اور اپنے خاندانوں کو بھی خیرباد کہہ دیا تھا تاکہ وہ اس بات میں حصہ لے سکیں جو ان کے چرچ کے لیڈرز کہہ رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ لوگ آسمان کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ اور اس دوران یہ بیچاری زمین مصائب کا شکار ہو جائے گی۔ اس میں ایک انٹی کرائسٹ جس نے بعض کہتے ہیں یوروپ سے آنا تھا۔ وہ تسلط حاصل کر لے گا۔ ایک مسودے کے مطابق جو کہ سیؤل میں ادھر ادھر گھمایا گیا۔ انٹی کرائسٹ (آپ اسے دجال بھی کہہ سکتے ہیں) اپنے آپ کو متحدہ یوروپ کے لیڈر کے طور پر پیش کریگا یہ انہوں نے یوروپ کے کمپیوٹروں سے استفادہ کرتے ہوئے بات کہی تھی بائبل میں انٹی کرائسٹ کا نمبر ۶۶۶ دیا ہوا ہے اور کمپیوٹر نے جب ۶۶۶ کی طرف توجہ دلائی تو انہیں خیال پیدا ہوا۔ یہ انٹی کرائسٹ یوروپ ہی سے آئے گا۔ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ شاید گذشتہ شب دنیا ختم نہ ہو۔ اس بات کا ڈر تھا کہ بہت سے لوگ خودکشی کریں گے۔ چرچ کے ایسے افراد جنہیں غریب غربا کہا جا سکتا ہے ان کے خودکشی کرنے کا زیادہ امکان تھا۔

چنانچہ حکومت نے پولیس کی سینکڑوں افراد کی نفری ڈامی چرچ سیؤل پر متعین کر دی۔ یہ جگہ ان لوگوں کا مرکز ہے۔ ان لوگوں کے سینکڑوں رشتہ دار یہاں اکٹھے ہو گئے تاکہ وہ اپنے پیاروں کو ان لوگوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا کر لے جائیں جو انہیں ایک تصوراتی آرمیگیڈان میں جھونکنا چاہتے تھے۔ دنیا کے خاتمے کا پیغام اتنے یقین کے ساتھ پیش کیا گیا کہ لوگ اس بات سے حیران رہ گئے کہ ڈامی چرچ کے لی جنگ لم کو گرفتار کیوں کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے اس مہینے کے آغاز میں اپنے پیروکاروں کو خاصا بڑا فریب دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس فریب کے ذریعے اس کے ہاتھ ۷۲۰۰۰۰ پاؤنڈ لگنے تھے جو اس کے پیروکاروں نے چندہ کے طور پر دیئے تھے

مسٹر لی کے لئے سب سے زیادہ پریشانی کی یہ بات تھی کہ جو رقوم اسے دی گئی تھیں ان میں بانڈ بھی شامل تھے جو ۱۹۹۵ء میں تڑوائے جا سکتے تھے۔ یعنی دنیا کے خاتمے کے بعد۔

اگر آپ نے یہ مضمون نہیں پڑھا تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ انڈی پنڈنٹ اخبار کے قارئین میں سے نہیں ہیں۔ یا یہ ہو سکتا ہے کہ گذشتہ رات دنیا ختم ہو گئی ہو یا ان دونوں باتوں کا امکان ہے۔ یہ تراشہ ہمیں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بھیجا ہے۔ انہوں نے ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۲ء ہی کو بھیج دیا تھا۔ کیونکہ ان کے نام کے ساتھ ہی تاریخ دی ہوئی ہے لیکن ملا ہمیں اب ہے۔

---

## Congratulations: world survived

From Terry McCarthy
in Seoul

IF YOU are reading this article then the world did not end last night. You have probably also been spared from maggot hell, reptile hell, spider-web hell and prostitutes' hell, which a South Korean sect had been prophesying for unbelievers, starting at midnight last night (Korean time). You should be grateful.

Some 20,000 South Koreans were waiting for the Second Coming of Christ last night. Many had given up their jobs, sold their assets and abandoned their families to be ready to take part in what their church leaders had told them would be a "rapturous" ascent into heaven.

Meanwhile Planet Earth was to be subject to all the horrors of the Apocalypse, dominated by an Antichrist who some believed was to come from Europe. According to one document doing the rounds in Seoul, "the Antichrist will show his face to the world as the leader of unified Europe". That was apparently deduced from the bar codes of European computers, which the document claims add up to 666, the number of the Antichrist in the Bible.

Fearing that the non-arrival of the end of the world last night could provoke mass suicides among deceived church members, the government mobilised hundreds of riot police to be on standby outside the Dami church in Seoul, the sect's centre. Hundreds of concerned relatives of the believers also gathered outside the church in the hope of snatching their loved ones from the jaws of an illusory Armageddon.

So convincing was the message of the end of the world that the church members were unfazed by the arrest of the leader of the Dami church, Lee Jang Lim, earlier this month on charges of defrauding his flock. Police said Mr Lee was going to pocket some 1bn won (£720,000) donated by his followers. Most embarrassing of all for Mr Lee was that some of the money was in the form of bonds not due to mature until 1995 — well after the end of the world.

If you have not read this article, then either you are not an *Independent* reader, or the world did indeed end last night. Or both.

THE INDEPENDENT

Thursday 29 October 1992

---

**ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ**

o واقفین نو کو بچپن ہی سے اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوتے ہیں۔

o بچپن ہی سے واقفین نو میں حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہیئے۔

o دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

---

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۸۷۵۲:** میں مرزا منظور احمد ولد مرزا منور علی صاحب قوم مغل پیشہ سروس عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۱ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا منظور احمد ۶۱ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منصور احمد صابر ترمیم حلقہ گلشن اقبال لاہور۔

**مسل نمبر ۲۸۷۵۳:** میں فضیلت بی بی زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۳ مرلہ نصیر آباد ربوہ مالیتی ۔۔۔۔۔۱۰۰۰۰ روپے (۲) حق مہر سات ہزار روپے جو ۴ تولہ طلائی زیورات کی صورت میں وصول ہو چکا ۴ تولہ زیور کی قیمت ۔۔۔۔۔۴ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فضیلت بی بی زوجہ عبدالعزیز شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر۱۔ خالد محمود کاہلوں زعیم انصار اللہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر۲۔ سید خلیل احمد شاہ صاحب نائب زعیم مال شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین

**مسل نمبر ۲۸۷۵۴** میں صغراں بیگم زوجہ صلاح الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کالونی سمہ سٹہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی اکیس ہزار روپے ۔۔۔۔۲۱۰۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک ہزار روپے ۔۔۔۔۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ صغراں بیگم کوارٹر نمبر 8-A-T ریلوے کالونی سمہ سٹہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر۱۔ بشیر الدین وصیت نمبر ۲۶۴۴۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحمید وصیت نمبر ۲۴۱۴۷۔

**مسل نمبر ۲۸۷۵۸** میں امۃ اللطیف زوجہ لطیف احمد صاحب ملک قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن النور سوسائٹی شمن آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیور ۳ تولہ مالیتی ۹۶۰۰/- روپے۔ (۳) مکان برقبہ ۸۰ مربع گز نمبر DT95/19 النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی مالیتی ۳½ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی ۳۶۱۶۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ اللطیف مکان نمبر DT95/19 النور سوسائٹی شمن آباد فیڈرل بی ایریا۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد انور ولد محمد عالم کراچی۔

**مسل نمبر ۲۸۷۵۹** میں ناصرہ بیگم زوجہ مرزا منظور احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلاک نمبر ۱۷ R-۱۲۸۲ فیڈرل بی ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی زیور ۴ تولہ مالیتی ۱۲۸۰۰/-۔ (۳) نقد رقم ۵۰۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۶۳۳۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم R 1282/17 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا ارشد فاروق مسل نمبر ۲۸۷۶۰ پسر موصیہ۔

**مسل نمبر ۲۸۷۶۰** میں مرزا ارشد فاروق ولد مرزا منظور احمد صاحب قوم مغل پیشہ کاروبار عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سرمایہ کاروبار تعمیرات ۴۰۰۰۰۰/- روپے (۲) ایک کار ٹیوٹا کرولا ۱۹۷۴ء ماڈل مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۴½ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار تعمیرات مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا ارشد فاروق R 1282/17 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عامر ارشاد قریشی مربی سلسلہ کراچی۔

**مسل نمبر ۲۸۷۶۱** میں بشریٰ فاروق زوجہ مرزا ارشد فاروق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۵۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشریٰ فاروق ۱۲۸۲۔ آر بلاک ۱۷ فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا ارشد فاروق مسل نمبر ۲۸۷۶۰ خاوند موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۱۷ جنوری۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کی شدت حسب معمول ہے۔

○ ہیٹا گانگ میں ایک سٹرائک کے دوران گولیاں چلتی سنائی دیں اور بم کے دھماکے بھی۔ لیکن پولیس نے کہا کہ ہمیں فوری طور پر اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ کیا کوئی شخص ہلاک بھی ہوا ہے یا نہیں۔ یہ سٹرائک اسلامی چھترا نے کروائی تھی۔ جو جماعت اسلامی کے طلباء کی جماعت ہے۔ وہ اپنے ایک رکن کی عوامی لیگ کے ذریعے ہلاکت پر سٹرائک کر رہے تھے۔

○ دو ارب ڈالر کی ہیروئن امریکہ سمگل کرنے کے الزام میں دو پاکستانی گرفتار کئے گئے ہیں۔

○ پاکستان اور بھارت سفارتی عملے کی تعداد یکساں رکھنے پر رضامند ہو گئے۔ دونوں ملک اپنے سفارت خانوں میں ۱۱۰-۱۱۰ اور کونسل خانوں میں بیس بیس اہلکار مقرر کریں گے۔ کراچی میں بھارتی قونصل خانے نے انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو قومی معاملات میں ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ ملک سے محاذ آرائی کی سیاست کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ حزب اختلاف کو تعاون دینا اور ان کا تعاون لینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ان کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو لیڈر حزب اختلاف کہتی ہیں۔ مذاکرات کے لئے ماحول سازگار ہونا چاہیئے۔ حکومت انتقامی کارروائیاں بند کرے۔ اس وقت ملک میں جمہوریت کام نہیں کر رہی۔ اپوزیشن کی سیاسی سرگرمیوں کو روکا جا رہا ہے۔ اپوزیشن ارکان احتجاجاً پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں۔

○ جسٹس ریٹائرڈ گل محمد کی سربراہی میں نفاذ شریعت ورکنگ گروپ کی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ڈش انٹینا کی تیاری درآمد اور استعمال کو جرم قرار دیا جائے۔ ریڈیو ٹیلیویژن اخبارات اور رسائل میں جھوٹی خبر کی اشاعت قابل سزا جرم ہونی چاہیئے۔ لوگوں کی عزت کے تحفظ کے لئے اسلامی فقہ کے مطابق قانون سازی کی جائے۔ جو اخبارات و رسائل خلاف اسلام لکھیں اور ہیجان خیز تصاویر شائع کریں ان کے اشتہار بند کئے جائیں۔ شادی شدہ قیدیوں کی بیویوں کو جیل میں وقت گذارنے دیا جائے۔ شرعی پردے کے بغیر خواتین کے گھر سے نکلنے پر پابندی لگائی جائے۔ خواتین کی ملازمتوں کی حوصلہ شکنی کی جائے اور پھر بتدریج اس کا خاتمہ کیا جائے۔

○ صدر بش نے کہا ہے کہ لبنان سے امریکی یرغمالیوں کی رہائی کے بدلے ایران کو اسلحہ فروخت کرنے کے بارے میں وہ آگاہ تھے۔ لیکن اس وقت وہ نائب صدر تھے۔ اٹارنی جنرل نے انہیں اس بات سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ اسلحہ سے ملنے والا پیسہ نکاراگوا کے باغیوں کو تقسیم کیا گیا۔

○ امریکی صدر بش نے عراق کو ایک اور سخت وارننگ دی ہے اور کہا ہے۔ کہ یہ صرف امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے نہیں بلکہ پوری اقوام متحدہ کی طرف سے واضح وارننگ ہے۔ عالمی ادارے کے احکامات کی پابندی نہ کی گئی تو اس کے خلاف فوجی کارروائی پوری قوت کے ساتھ کی جائے گی۔

○ ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان جو آئندہ انتخابات میں صدارت کے امیدوار ہوں گے نے کہا ہے کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں دھاندلی صدر اور الیکشن کمشنر نے کرائی تھی۔ اراکین اسمبلی قصوروار نہیں۔

○ وزیر تعلیم پنجاب نے کہا ہے کہ نقل کا رجحان ختم کرنے کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام رائج کیا جائے گا۔ میڈیکل اور انجینئرنگ میں بوگس کارڈوں کے ذریعے داخلہ لینے والے طلباء کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔

○ بھارت کے وزیر اعظم نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ اگر بھارت میں فرقہ وارانہ نفرت کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی تو بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ بھارت کو سیکولرازم پالیسی برقرار رکھنی چاہیئے ورنہ ملک ٹوٹ جائے گا۔ یہ وزیر اعظم موصوف نے بمبئی میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا۔

○ امریکہ کے نئے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اگر صدام حسین میرے سامنے ہوتا تو میں اس سے کہتا کہ وہ اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کرے۔ صدام کو امریکہ کا ناقابل علاج دشمن نہیں سمجھتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ خلیج میں اقوام متحدہ کی پالیسی کو قابل اعتبار بنانے کی ضرورت ہے اور کر وہ نہیں چاہتے کہ اقوام متحدہ سے اٹھتے ہوئے اعتبار کا ذمہ دار مجھے ٹھہرایا جائے۔

○ وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ امریکہ نے عراق کے خلاف پاکستان سے فوج طلب کرنے کی درخواست نہیں کی۔ بابری مسجد کی شہادت سے کشیدگی بڑھی ہے مگر صورتحال اتنی خراب نہیں کہ بھارت حملہ کر دے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین عظیم طارق نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کا آئین ازسر نو تیار کیا جائے گا۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کی پاکستان واپسی پر کیپٹن جاوید میانداد نے کہا ہے کہ وہ شکست کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ اپنی کپتانی سے مطمئن ہیں۔ ٹیم صرف خراب بیٹنگ کے باعث ہاری ہے۔ اس لئے تبدیلیاں ضروری ہو گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں میں کپتان بنایا جاتا ہوں یا نہیں اس کا فیصلہ بی سی سی پی کرے گا۔

○ امریکہ کے ایک تجزیاتی ادارے کارنیگی ـــ نے بل کلنٹن کو مشورہ دیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ ۱۹۵۹ء کا معاہدہ ختم کر کے بھارت کو اہمیت دی جائے۔ بھارت کو ایک ایٹمی طاقت تسلیم کرتے ہوئے دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے اور سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کے ساتھ ساتھ اسے ویٹو کا حق بھی دلایا جائے۔ مزید کہا ہے کہ وقت کے ساتھ بھارت مستحکم ہوگا بلکہ مزید طاقتور ہوگا۔ جنوبی ایشیا میں اسلامی شدت پسندی سے نمٹنے کے لئے بھارت سے تعاون ضروری ہے۔

○ اردن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ کا عراق کو الٹی میٹم اذیت پسندی پر مبنی ہے۔ عراق کو تو اپنے انتقام کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ لیکن بوسنیا اور بے دخل فلسطینیوں کے مسئلہ پر خاموش ہیں۔

○ اس وقت اڈیالہ جیل میں فارن ایکٹ ۱۴ کے تحت ۲۲۴ عراقی کرد محبوس ہیں۔ ان میں سے ۱۰۶ بچے اور عورتیں ہیں۔ جنہیں الگ سیل میں رکھا گیا ہے۔ یہ لوگ جنہیں مہاجر بھی کہا جاتا ہے خاصی مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔


## ضرورت ملازم

ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و رہائش معقول دی جائے گی۔

مرزا عبدالصمد احمد حلقہ بیت المبارک ربوہ

## ضرورت ہے

ضرورت برائے ہیئر ڈریسر کاریگر: تنخواہ معیار کے مطابق دی جائے گی۔

رابطہ

طارق ہیئر فیشن شاہد مارکیٹ رحمت بازار ربوہ

پروپرائیٹر: طارق احمد

## ضرورت باورچی

گھر کے لئے باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و رہائش مناسب دی جائے گی۔

مرزا عبدالصمد احمد حلقہ بیت المبارک ربوہ

## بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs200/

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs 100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

## پتہ